سُوْرَةُ النّٰزِعٰت

آيات ۲۷ - ۴٦

ءَاَنۡتُمۡ اَشَدُّ خَلۡقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰٮهَا ۟ ﴿۲۷﴾ رَفَعَ سَمۡكَهَا فَسَوّٰٮهَا ۙ ﴿۲۸﴾
وَاَغۡطَشَ لَيۡلَهَا وَاَخۡرَجَ ضُحٰٮهَا ۖ ﴿۲۹﴾ وَالۡاَرۡضَ بَعۡدَ ذٰلِكَ دَحٰٮهَا ؕ ﴿۳۰﴾
اَخۡرَجَ مِنۡهَا مَآءَهَا وَمَرۡعٰٮهَا ۖ ﴿۳۱﴾ وَالۡجِبَالَ اَرۡسٰٮهَا ۙ ﴿۳۲﴾
مَتَاعًا لَّكُمۡ وَلِاَنۡعَامِكُمۡ ؕ ﴿۳۳﴾ فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الۡكُبۡرٰى ۖ ﴿۳۴﴾
يَوۡمَ يَتَذَكَّرُ الۡاِنۡسَانُ مَا سَعٰى ۙ ﴿۳۵﴾ وَبُرِّزَتِ الۡجَحِيۡمُ لِمَنۡ يَّرٰى ﴿۳۶﴾
فَاَمَّا مَنۡ طَغٰى ۙ ﴿۳۷﴾ وَاٰثَرَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا ۙ ﴿۳۸﴾ فَاِنَّ الۡجَحِيۡمَ هِىَ الۡمَاۡوٰى ؕ ﴿۳۹﴾
وَاَمَّا مَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفۡسَ عَنِ الۡهَوٰى ۙ ﴿۴۰﴾
فَاِنَّ الۡجَـنَّةَ هِىَ الۡمَاۡوٰى ؕ ﴿۴۱﴾ يَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرۡسٰٮهَا ؕ ﴿۴۲﴾
فِيۡمَ اَنۡتَ مِنۡ ذِكۡرٰٮهَا ؕ ﴿۴۳﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنۡتَهٰٮهَا ؕ ﴿۴۴﴾ اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مُنۡذِرُ مَنۡ
يَّخۡشٰٮهَا ؕ ﴿۴۵﴾ كَاَنَّهُمۡ يَوۡمَ يَرَوۡنَهَا لَمۡ يَلۡبَثُوۡۤا اِلَّا عَشِيَّةً اَوۡ ضُحٰٮهَا ﴿۴۶﴾

ءَاَنۡتُمۡ اَشَدُّ خَلۡقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰهَا ۛ ﴿۲۷﴾ رَفَعَ سَمۡكَهَا فَسَوّٰىهَا ۙ ﴿۲۸﴾

ءَاَنۡتُمۡ -کیا تم

اَشَدُّ خَلۡقًا -زیادہ سخت ہو خلق کرنے میں

اَمِ السَّمَآءُ - یا آسمان

بَنٰهَا - اسی نے بنایا جس کو

رَفَعَ - اور اس نے بلند کیا

سَمۡكَهَا -اس کی اٹھان کو

السمک چھت کو کہتے ہیں

فَسَوّٰىهَا -پھر اس نے درست کیا اس کو

سَوَّى يُسَوِّي، تَسْوِيَةً کسی چیز کو ہموار کرنا، خوبصورت بنایا

ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰىهَا ۛ ﴿۲۷﴾ رَفَعَ
سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ۙ ﴿۲۸﴾

کیا تم لوگوں کی تخلیق زیادہ سخت کام ہے یا آسمان کی؟ اللہ نے اُس کو بنایا۔ اُس کی چھت خوب اونچی اٹھائی پھر اُس کا توازن قائم کیا

Are ye the harder to create, or is the heaven that He built? On high hath He raised its canopy, and He hath given it order and perfection.

محمد اقبال

ءَاَنۡتُمۡ اَشَدُّ خَلۡقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰهَا ۟ۛ ﴿۲۷﴾ رَفَعَ سَمۡكَهَا فَسَوّٰىهَا ۙ﴿۲۸﴾

- مظاہر قدرت سے قیامت پر استدلال
- پہلے اللہ تعالیٰ کی قدرت پر۔ آسمان کی تخلیق کی طرف اشارہ
- ہمارے سروں پر چھایا ہوا یہ نیلگوں چھت اور گنبد، اس میں بیشمار ستارے اور سیارے، حیران کن شمسی نظام، ان گنت کہکشائیں، حیران کر دینے والی نظم و ترتیب۔ انسان اپنے تمام تر علمی کمالات کے باوجود اس کی وسعتوں کو ناپ نہیں سکتا، اس کے ستاروں اور سیاروں کو شمار نہیں کر سکتا۔ اس کی کہکشاؤں کو پوری طرح دیکھنے کی قدرت نہیں رکھتا۔
- **سوال** ۔جو پروردگار اتنے عظیم عالم بالا کو تخلیق کر سکتا ہے اس کے لیے تمہیں مر کھپ جانے کے بعد دوبارہ اٹھا کھڑا کرنا کیسے دشوار ہو سکتا ہے؟

وَ اَغۡطَشَ لَیۡلَهَا وَ اَخۡرَجَ ضُحٰهَا ۪﴿۲۹﴾ وَ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ ذٰلِکَ دَحٰهَا ﴿ؕ۳۰﴾

وَ اَغۡطَشَ -اور ڈھانک دیا (تاریک کیا)　　اغطش تاریک ہونا/ کرنا

لَیۡلَهَا -اس کی رات کو

وَ اَخۡرَجَ -اور اس نے نکالا

ضُحٰهَا -اس کی روشنی کو

وَ الۡاَرۡضَ -اور زمین کو (اس نے بنایا)

بَعۡدَ ذٰلِکَ - اس کے بعد

دَحٰهَا - اس نے پھیلایا اس کو

وَاَغۡطَشَ لَيۡلَهَا وَاَخۡرَجَ ضُحٰهَا ۖ﴿٢٩﴾ وَالۡاَرۡضَ
بَعۡدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا ؕ﴿٣٠﴾

اور اُس کی رات ڈھانکی اور اُس کا دن نکالا
اِس کے بعد زمین کو اس نے بچھایا

And darkened its night, and brought forth its forenoon;
And the earth, moreover, hath He extended (to a wide expanse)

محمد اقبال

أَخۡرَجَ مِنۡهَا مَآءَهَا وَ مَرۡعٰهَا ۝٣١ وَالۡجِبَالَ اَرۡسٰهَا ۝٣٢ مَتَاعًا لَّكُمۡ وَلِاَنۡعَامِكُمۡ ۝٣٣

أَخۡرَجَ مِنۡهَا - اس نے نکالا اس سے

مَآءَهَا - اس کا پانی

وَ مَرۡعٰهَا - اور اس کا چارہ

وَالۡجِبَالَ - اور پہاڑوں کو

اَرۡسٰهَا - اس نے جمایا اس میں

مَتَاعًا - فائدے کی چیزیں

لَّكُمۡ - تمہارے لیے

وَلِاَنۡعَامِكُمۡ - اور تمہارے مویشیوں کے

مَرۡعَیٰ سے مراد گھاس لیا گیا ہے جو حیوانات کی غذاء ہے لیکن بعض دفعہ انسانوں کے کھانے پینے کے لیے بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے

رَسَا یَرۡسُو کسی چیز پر ٹھہرنا اور استوار ہونا

أَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَ مَرْعٰهَا ﴿٣١﴾ وَالْجِبَالَ
أَرْسٰهَا ﴿٣٢﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ﴿٣٣﴾

اُس کے اندر سے اُس کا پانی اور چارہ نکالا اور پہاڑ اس میں گاڑ دیے۔ سامان زیست کے طور پر تمہارے لیے اور تمہارے مویشیوں کے لیے

And produced therefrom its water and the pasture thereof, And the mountains hath He firmly fixed, A provision for you and for your cattle

محمد اقبال

آیات ۲۹ - ۳۳

- اللہ کی ربوبیت کے فیضان کا ذکر
- اس کی ربوبیت کا خوان پوری کائنات میں پھیلا ہوا ہے۔ اس فیضان سے صرف انسان ہی نہیں کائنات کی ہر چیز مستفید ہو رہی ہے
- چرند پرند، حیوانات، نباتات، جمادات، یک خلوی، کثیر خلوی، عالمِ بالا، عالم زیریں، عالم زیرِ آب اور وہ سب مخلوق جسے ہم نہیں جان پائے- وہ سب کو جانتا اور سب کی ضرورتوں سے واقف ہے
- ہر مخلوق کو اس کی حیثیت کے مطابق روزی پہنچا رہا ہے
- انسان کو بالخصوص بیشمار نعمتوں سے نوازا اسے حواس کے ساتھ ساتھ عقل کا چراغ، تجسّس کی دولت، ندرتِ ایجاد اور قوت تسکین سے بہرہ ور کیا گیا

آیات ۲۹ - ۳۳

- کیا اس کے اس بے پایاں فیضان کا تقاضا یہ ہے کہ وہ اس سے فیض پانے والوں کو بغیر کسی مقصد کے چھوڑ دے؟
- یا اس کا تقاضا یہ ہے کہ ان پر مسوئلیت عاید کرے اور ایک دن ان کو اکٹھا کر کے پوچھے کہ کس نے اس کی نعمتوں کا حق پہچانا اور کس نے ناشکری کی۔ اور پھر ان کے اعمال کے مطابق ان کو جزاء یا سزا دے؟
- عقل اور انصاف کا تقاضا کیا ہے؟
- ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ
- لَا تَزُولُ قَدَمُ ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهِ فِيمَ أَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهِ فِيمَ أَبْلَاهُ وَمَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَ أَنْفَقَهُ وَمَاذَا عَمِلَ فِيمَا عَلِمَ (سنن الترمذي)

فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الۡكُبۡرٰى ۖ﴿۳۴﴾

فَاِذَا - پھر جب

جَآءَتِ - آئے گی

الطَّآمَّةُ - چھا جانے والی

طَمَّ یَطِمُّ کسی چیز کا بھر جانا

○ طَآمَّة - ایسی آفت جو دوسری تمام مصیبتوں پر حاوی ہو جائے

الۡكُبۡرٰى - وہ سب سے بڑی

أَکْبَر کی مؤنث

پھر جب وہ ہنگامہ عظیم برپا ہو گا

Therefore, when there comes the great, overwhelming (Event)

يَوۡمَ يَتَذَكَّرُ الۡاِنۡسَانُ مَا سَعٰى ۙ﴿۳۵﴾ وَبُرِّزَتِ الۡجَحِيۡمُ لِمَنۡ يَّرٰى ﴿۳۶﴾

يَوۡمَ - اس دن

يَتَذَكَّرُ الۡاِنۡسَانُ - یاد کرے گا انسان

مَا سَعٰى - جو اس نے دوڑ دھوپ کی

وَبُرِّزَتِ - اور ظاہر کی جائے گی

بَرَزَ کھلی جگہ میں چلے جانا -ظاہر ہونا

الۡجَحِيۡمُ - دوزخ

لِمَنۡ - اس کے لیے

يَّرٰى -جو دیکھے گا (یعنی دوزخ کے لیے)

يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ﴿۳۵﴾ وَ بُرِّزَتِ
الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿۳۶﴾

جس روز انسان اپنا سب کیا دھرا یاد کرے گا - اور ہر دیکھنے
والے کے سامنے دوزخ کھول کر رکھ دی جائے گی

The Day when man shall remember (all) that he strove for

And Hell-Fire shall be placed in full view for (all) to see,-

محمد اقبال

فَإِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿٣٤﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ مَا سَعٰى ﴿٣٥﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِمَن يَرٰى ﴿٣٦﴾

- قیامت کے عظیم حادثے کی تذکیر و یاد دہانی
- جب وہ ہنگامہ عظیم برپا ہوگا تو اس زندگی کا نظام معطل ہو جائے گا۔ یہ چند روزہ زندگی ختم ہو گی۔ یہ عظیم کائنات ختم ہو گی۔ یہ بلند و بالا آسمان، یہ بلند پہاڑ، اور یہ وسیع و عریض زمین، اور اس زمین کے اوپر برپا ہونے والی تمام کشمکش اور یہ سرگرمیاں سب کی سب ختم ہو جائیں گی
- اب انسان کو یاد آئے گا کہ وہ کیا کچھ کرتا رہا ہے، زندگی کی مصروفیات جنہوں نے انسان کو اس عظیم دن سے غافل کر دیا تھا، اب اسے سب کچھ یاد ہوگا۔ لیکن اب اس کی یہ یادداشت اسے حسرت اور مایوسی کے سوا کچھ نہ دے سکے گی

فَاَمَّا مَنۡ طَغٰىۙ ﴿۳۷﴾ وَ اٰثَرَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا ۙ ﴿۳۸﴾ فَاِنَّ الۡجَحِيۡمَ هِىَ الۡمَاۡوٰى ؕ ﴿۳۹﴾

فَاَمَّا - تو جہاں تک ہے

مَنۡ طَغٰى - وہ جس نے سرکشی کی

وَ اٰثَرَ - اور ترجیح دی

مادہ : أ ث ر

○ آثَرَ يُؤثِرُ ، إيثارًا کسی کو کسی پر ترجیح دینا، فضیلت دینا (IV)

الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا - دنیا کی زندگی کو

فَاِنَّ الۡجَحِيۡمَ - تو (اس کے لیے) یقینا دوزخ

هِىَ الۡمَاۡوٰى - ہی ٹھکانہ ہے

فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ۙ ﴿۳۷﴾ وَ اٰثَرَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ۙ ﴿۳۸﴾ فَاِنَّ
الْجَحِیْمَ هِیَ الْمَاْوٰى ؕ ﴿۳۹﴾

تو جس نے سرکشی کی تھی، اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی تھی
دوزخ ہی اس کا ٹھکانا ہوگی

Then, for such as had transgressed all bounds,
And had preferred the life of this world,
The Abode will be Hell-Fire;

فَاَمَّا مَنۡ طَغٰىۙ ﴿۳۷﴾ وَ اٰثَرَ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا ۙ ﴿۳۸﴾ فَاِنَّ الۡجَحِيۡمَ هِىَ الۡمَاۡوٰى ؕ ﴿۳۹﴾

- جہنم میں جانے کے اسباب
- ہر انسان کا آخرت میں جو انجام ہونے والا ہے اس کے اسباب و نتائج کو نہایت اختصار مگر بھرپور معنویت کے ساتھ ذکر۔ اللہ تعالیٰ کا بے حد کرم
- جس نے دنیا کی زندگی میں سرکشی کی۔توحید اور شرک، حلال اور حرام، جائز اور ناجائز اور اوامر اور نواہی کی حدود کو توڑ کر زندگی کو اپنی خواہشات کے تابع کر دیا
- دنیا کی زندگی کو ہی مطمع نظر بنالیا، ساری دوڑ دھوپ، سعی و کاوش، اور پوری زندگی کا سارا سرمایہ اسی دنیا کے عیش و عشرت کمانے اور خریدنے میں لگا دیا
- ایسے لوگوں کا اُس دنیا کے خیر میں سے کوئی حصہ نہیں۔ جہنم انکا ٹھکانہ

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰىۙ ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰىؕ ﴿۴۱﴾

وَاَمَّا - اور جہاں تک ہے

مَنْ خَافَ - جو ڈرا

مَقَامَ رَبِّهٖ - کھڑے ہونے سے اپنے رب کے سامنے

وَنَهَى - اور روکا اس نے

النَّفْسَ - نفس کو

عَنِ الْهَوٰى - خواہشات سے

فَاِنَّ الْجَنَّةَ - تو (اس کے لیے) یقیناً جنت

هِیَ الْمَاْوٰى - ہی ٹھکانہ ہے

وَاَمَّا مَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفۡسَ عَنِ
الۡهَوٰىۙ ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الۡجَـنَّةَ هِىَ الۡمَاۡوٰىؕ ﴿۴۱﴾

اور جس نے اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے کا خوف کیا
تھا اور نفس کو بری خواہشات سے باز رکھا تھا
سو بے شک اس کا ٹھکانا بہشت ہی ہے

But as for him who feared to stand before his Lord and restrained his soul from lust (lower desires)-Their abode will be the Garden.

وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۙ﴿۴۰﴾

- جنت میں جانے کے اسباب
- یہ وہ لوگ ہیں جن کی زندگی اس ضابطہ حیات کے مطابق گزری جو اسلامی شریعت کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے ان پر نافذ کیا
- ہر کام کرنے سے پہلے سو دفعہ سوچتے تھے کہ میرا کوئی قول اور عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے خلاف تو نہیں
- اپنے نفس کو ہوائے نفس کی پیروی سے روک کر رکھتے تھے کہ یہی نفسانی خواہشات ہی انسانوں کو نافرمانی، طغیانی اور سرکشی پر آمادہ کرتی ہیں
- کوئی چیز ان خواہشات نفسانیہ کا مقابلہ نہیں کر سکتی سوائے خشیت الٰہی کے
- یہی وجہ ہے کہ قرآن نے ایک ہی آیت میں ان کو جمع کیا ہے

وَاَمَّا مَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفۡسَ عَنِ الۡهَوٰىۙ ﴿۴۰﴾

- اللہ کے سامنے کھڑے ہونے (اس سے ملاقات) کا ذکر قرآن میں
- 24 مرتبہ
- کیوں اتنا زیادہ زور اس ملاقات پر
- انسان کی زندگی کے راستے کا تعین کرے گی یہ ملاقات اور اس کے نتیجے میں ہونے والے احتساب کا احساس
- اللہ کے سامنے کھڑا ہونے کا خوف اور صحابہؓ.....
- حضرت ابوبکر صدیقؓ
- حضرت عمرؓ
- حضرت عثمانؓ و حضرت ابو ذرؓ

يَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرۡسٰهَا ؕ ﴿۴۲﴾

يَسۡـَٔلُوۡنَكَ - یہ سوال کرتے ہیں آپ سے

عَنِ السَّاعَةِ - اس گھڑی (قیامت) کے بارے میں

اَيَّانَ -کب ہے

مُرۡسٰهَا - اس کے قائم ہونے کا وقت

- مُرْسیٰ جہاز کے لنگر انداز ہونے کو کہتے ہیں۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ؕ ﴿۴۲﴾

یہ لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ "آخر وہ گھڑی کب آ کر ٹھیرے گی؟

They ask thee about the Hour,-'When will be its appointed time?

فِيمَ أَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ؕ ﴿٤٣﴾ إِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰهَا ؕ ﴿٤٤﴾ إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرُ مَنْ يَّخْشٰهَا ؕ ﴿٤٥﴾

فِيمَ أَنْتَ - اس میں کیا ہے آپؐ کو

مِنْ ذِكْرٰىهَا - اس کے ذکر میں سے

إِلٰى رَبِّكَ - آپ کے رب کی طرف ہے

مُنْتَهٰهَا - اس کی انتہا (ٹھہرنے کا وقت)

إِنَّمَا أَنْتَ - آپؐ تو بس ہیں

مُنْذِرُ - خبردار کرنے والے (انذار- کسی خوفناک چیز سے آگاہ کرنا)

مَنْ يَّخْشٰهَا - اس کو جو ڈرتا ہے اس سے

سارا جملہ استفہام انکاری

آپ کو قیامت کے آنے کے وقت کا بالکل علم نہیں ہے ذکری بمعنی علم

فِيمَ اَنۡتَ مِنۡ ذِكۡرٰىهَا ؕ ﴿۴۳﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنۡتَهٰهَا ؕ ﴿۴۴﴾
اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مُنۡذِرُ مَنۡ يَّخۡشٰهَا ؕ ﴿۴۵﴾

آپ کو اس کے ذکر سے کیا واسطہ
اس کا علم تو اللہ پر ختم ہے۔ تم صرف خبردار کرنے والے ہو
ہر اُس شخص کو جو اُس کا خوف کرے

What are thou about, to mention it?
Unto thy Lord belongeth (knowledge of)
the term thereof. Thou art but a Warner for such
as fear it

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ﴿۴۲﴾

- ایک عرصہ گزر گیا آپ ہمیں قیامت کی خبر دے رہے ہیں۔ اس کا سفینہ کب لنگر انداز ہوگا؟
- ان کا مقصد قیامت کا وقت اور تاریخ معلوم کرنا نہیں تھا بلکہ اسے جھٹلانا اور اس کا مذاق اڑانا ہوتا تھا۔
- آپ کو اس لیے نہیں بھیجا گیا کہ آپ قیامت کے دن کا تعین کر کے انہیں بتائیں، بلکہ آپ کی تشریف آوری کا مقصد یہ ہے کہ آپ انہیں خواب غفلت سے جگائیں۔ انہیں دعوت حق سنائیں تاکہ آپ کی دعوت کو قبول کر کے اور آپ کے ارشادات پر عمل کر کے قیامت کے دن یہ سرخروئی حاصل کر سکیں
- يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ

كَاَنَّهُمۡ يَوۡمَ يَرَوۡنَهَا لَمۡ يَلۡبَثُوۡۤا اِلَّا عَشِيَّةً اَوۡ ضُحٰهَا ﴿۴۶﴾

كَاَنَّهُمۡ - جیسے کہ وہ

يَوۡمَ - جس دن

يَرَوۡنَهَا - دیکھیں گے اس کو (تو کہیں گے گویا کہ)

لَمۡ يَلۡبَثُوۡۤا - ٹھہرے ہی نہیں لَبِثَ کسی مقام پر جم کر ٹھہرنے/قیام کرنا

اِلَّا - سوائے

عَشِيَّةً - ایک شام کے عَشِي دن کی ۱۲ گھڑیوں میں سے ۱۱ویں گھڑی

اَوۡ ضُحٰهَا - یا اس کی صبح کے ضُحٰی دن کی ۱۲ گھڑیوں میں سے چوتھی گھڑی

كَاَنَّهُمۡ يَوۡمَ يَرَوۡنَهَا لَمۡ يَلۡبَثُوۡۤا اِلَّا عَشِيَّةً اَوۡ ضُحٰهَا ﴿۴۶﴾

جب وہ اس کو دیکھیں گے (تو ایسا خیال کریں گے) کہ گویا
(دنیا میں صرف) ایک شام یا صبح رہے تھے

The Day they see it, (It will be) as if they had tarried but a single evening, or (at most till) the following morn!

محمد اقبال

كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿۴۶﴾

- یہ مضمون قرآن میں متعدد مرتبہ
- جب ہر چیز واضح ہو جائے گی اور جو کچھ آج پردے میں ہے اس سے پردے ہٹ جائیں گے تو اس دنیا کی حقیقت بھی واضح ہو جائے گی
- قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۔ 2/259
- وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَأَنْ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ ۔ 10/45
- قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۔ 23/113
- كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ۔ 46/35

كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا ﴿۴۶﴾

- جس روز یہ لوگ اسے دیکھ لیں گے اس کی پوری عظمت کے ساتھ تو پوری دنیا کو اور اپنی پوری عمروں کو اور اپنے سازوسامان کو یوں سمجھوگے کہ شاید صبح وشام کا ایک مختصر وقت تھا جو ہم نے دنیا میں بسر کیا۔
- لوگ اتنی مختصر اور بے ثبات دنیا کی خاطر مرتے ہیں اور آخرت کی لازوال اور بے پناہ انعامات کو اس کی خاطر ترک کردیتے ہیں۔اس مختصر مدت کے لئے عظیم جرائم اور مظالم کا ارتکاب کرتے ہیں، نافرمانی کرتے ہیں، سرکشیاں کرتے ہیں، اور رات اور دن اس کی طلب میں غرق رہتے ہیں لیکن اس کی حقیقت اتنی سی ہے جو اس آیتِ شریفہ میں بتادی گئ ہے
- کتنا نادان ہے وہ شخص جس نے اس دنیا کی خاطر ابدی زندگی کی نعمتیں ترک کردیں

كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوٓا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحٰهَا ﴿٤٦﴾

- آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
- الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ ، وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا ثُمَّ تَمَنَّى عَلَى اللهِ (عن شداد بن اوس رضى الله عنه – رواه الترمذي وقال حديث حسن)
- عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کو چھوٹا کرے (قابو میں رکھے)، اور موت کے بعد کیلئے تیاری کرے، اور عاجز وہ شخص ہے جو نفسانی خواہشات کے پیچھے لگا رہے اور اللہ سے امیدیں لگا کر بیٹھے